

بعض غزلیات یا قطعات و قصائد وغیرہ کے اوقات داخلی یا خارجی شہادتوں کی بنا پر معین کر لینے کے قرینے موجود تھے۔ میں نے ان قرینوں سے فائدہ اٹھانے میں بھی کوتاہی نہیں کی۔ غرض اس دیوان کو ہر لحاظ سے مفید اور نفع بخش بنانے میں کوئی دقیقہ سعی اٹھا نہیں رکھا۔ امید ہے، یہ ناچیز سعی کلام غالب کے مطالعے اور اس سے استفادے کے دائرے کو وسیع تر کرنے میں معاون ثابت ہوگی۔

آخر میں چند الفاظ دیوان کی تشریح کے متعلق بھی عرض کر دینے چاہئیں۔ اردو دیوان کی اتنی شرحیں ہو چکی تھیں کہ مجھے خیال بھی نہیں تھا، کوئی نئی شرح ضروری ہوگی اور یہ کام بھی مجھے انجام دینا پڑے گا۔ ہر انداز اور ہر سہانے کی شرحیں مرتبہ چلی آتی تھیں۔ ایسی بھی تھیں، جن میں صرف مشکل اشعار کی سرسری تشریح کی گئی تھی اور ایسی بھی، جن میں شعر بہ شعر مفصل شرح کی گئی تھی، لیکن میرے عزیز دوست شیخ نیاز احمد صاحب (مالک شیخ غلام علی اینڈ سنز) کی رائے ابتداء سے یہ تھی کہ نئی شرح ہونی چاہیے۔ وہی اس پورے سلسلے کی اشاعت کے ذمہ دار ہیں، وہی میری تمام تحریرات شائع فرماتے رہتے ہیں۔ سالہا سال کے خاص تعلق سے ان کی رائے میرے نزدیک زیادہ توجہ کی مستحق رہی۔ میرے عزیز دوست دلاوری صاحب نے بھی شیخ صاحب ہی کی تائید کی، اس لیے میں نے شرح کا بیڑا اٹھایا۔ کام شروع ہوا تو یقین ہو گیا کہ بیسیوں شرحیں چھپ جانے کے باوجود غالب کے مختصر سے اردو دیوان کی توضیح و تشریح کا حق ادا نہیں ہوا اور اغلب ہے، اس کے بعد بھی اہل فکر و نظر کا احساس یہی رہے۔

میں نے ذہن میں شرح کا جو پیمانہ تجویز کیا تھا، وہ نہ زیادہ مختصر تھا اور نہ زیادہ مفصل۔ آرزو یہ تھی کہ میرزا کے شعر ایسے انداز میں پیش کئے جائیں، جس سے ان کی معنوی اہمیت و عظمت بخوبی واضح ہو جائے اور خواندگان کرام اندازہ فرمائیں کہ میرزا کو اردو شعروادب میں یگانگی کا جو درجہ ملا، اس کی بنیاد و اساس کیا ہے۔ میں یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتا کہ ہر شعر کی شرح خواہش و اطمینان کے مطابق کر سکا ہوں، لیکن اسے ملاحظہ فرما لینے کے بعد یہ یقین ضرور ہو جائے گا کہ میں نے شارحین کی قابل قدر نکتہ نوازیوں سے استفادے کے ساتھ جانکا